

للسيرة القلمية

غزوات العباد

في

الحجرات العباد

عاش

حكومتی اور سید رہنمائی، عملت ان کے درمیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس رسالہ میں میلاد شریف کریم کے فوائد اور
دلائل اور سلام و قیام شہادت اور حضورؐ کی کائنات الہیہ میں
کے نور سے ایک اور شریف اور کائنات فیضی بیان اور بارہ
ریح الاواشیا کے دن جلوس خطے کا دیا و متعلق اور
قسم آق و احادیث اور فقہ اسلامی سے نبوت الکریمؐ

غوث العباد

فی

ابحاث المیلاد

مولفہ شیخ الفقیہ علامہ فقی حاذق مولانا شیخ محمد رفیع

ادبیات رضویہ تنظیم جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

ہرگز نہ ہو گا پھر یہ سب محفل میلاد کی برکتوں سے سارا سال امن و امان سے
 گزرتا ہے اور لی میلاد میں پوری دنیا میں اور ہر میلاد کی راتوں کو عید منائیاں ہوں
 پر اللہ کی رحمتیں ہوں اور ربیع الاول شریف کی پیشکشیں اور عید یہ ان لوگوں
 کے لئے سخت مصیبت ہے جن کے دلوں میں لظاف کا مرض اور عداوت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری ہے وہ اللہ تعالیٰ کی سے تمام رحمتیں ہوں امام تھقلیٰ پر
 بلا شبہ میں اور یہ قریباً۔ جان نوریہ و غافل فیہ کے رسالہ میلاد میں ہیں۔
 اس سے حسب ذیل امور ثابت ہوئے ۱۱ میلاد شریف (ربیع الاول) میں
 میں اللہ تعالیٰ محفل میلاد اہل اسلام کا طوق ہے ۲۰ لکھا ہے کہ اس کا اعتبار اور
 انواع و اقسام کے شریات و حدیث کا یہ میلاد کی راتوں میں اہل اسلام ہمیشہ
 سے کرتے رہے ہیں ۳۰ ماہ ربیع الاول کی یہ خوشی دستبردار کا اعتبار ہے
 وہ ۱۰ میلاد کی راتوں میں لڑاؤ سے زیادہ نیک کام کرنے مسلمانوں کا طوق ہے
 آ رہا ہے ۴۰ ماہ ربیع الاول میں میلاد شریف طرز عمل رہا ہے ۵۰ میلاد کی برکتوں سے
 ایتمام خاص کر مسلمانوں کا محبوب طرز عمل رہا ہے ۶۰ میلاد کی برکتوں سے
 میلاد کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہمیشہ سے ظاہر ہوتا چلا آیا ہے
 ۷۰ محفل میلاد کے سوا اس سے یہ عجیب خاصہ ہے کہ جس سال میں محافل
 میلاد منعقد کی جائیں تو وہ تمام سال امن و امان سے گذرتا ہے ۸۰ اعتقاد
 محافل میلاد منصوص و مطلب پانے کے لئے جملہ آئے دانی خوشخبری ہے ۹۰ میلاد
 مبارک نہ راتوں کو عید منائے والے مسلمان اللہ تعالیٰ کی بخشش کے اہل ہیں ۱۰۰
 و بیچ الاول شریف میں میلاد شریف کی تحفیں منعقد کرنا اور ماہ میلاد کی ہر رات کو
 عید منائے ان لوگوں کے لئے سخت مصیبت ہے جن کے دلوں میں لظاف کا مرض اور
 عداوت رسول کی بیماری ہے۔

رسالہ سلام و قیام

ہم اہلسنت میلاد شریف بلکہ ہرگز میرے بن سلام و قیام کرتے ہیں اس پر
 ہم خالقین کو اعتراف ہے۔ حالانکہ محفل میلاد میں ذکر و تلاوت کے وقت کھڑے
 رہے اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ یکس پناہ میں یہ بیصلوۃ و سلام
 میں کرنا باعث رحمت و برکت اور اجر و ثواب ہے۔
 اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے
 من اللہ و خلقک بصلوات علی
 من یا ایلہا الذین اوجواصلوا
 حابہ وسلموا تسلیما
 قرآن
 اس آیت نہ گریہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے مسلمانوں کو اکام کرنے کا حکم
 دیا ہے۔ ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار پر عرضا اور سلام بھیجا۔
 نور بھیجے کہ قتل کے بعد تسلیت نہیں فرمائی اور وہ بھیجا اسکے بعد تسلیت
 مذکور ہوا طاق بیان فرما کر سلام کے پڑھنے میں تاکید فرمائی کہ سلام ضرور پڑھنا
 ہے کہ منقول مطلق کی اصل طریق تاکید ہے کہ جو خدا کے تعالیٰ عالم الغیبیت
 دہا تھا تھا کہ سلام پڑھنے کے منکرین اور پڑھنے والوں کو دیکھنے والے
 سبھا جوتے اس لئے اس نے ایمان والوں کو تاکید کیا کہ ایمان والوں کو
 سبھا کہ کہیں میں سلام ضرور پڑھنا اور بار بار پڑھنا جس اللہ تعالیٰ مومنین
 اس قسم کی تعظیم دل و جان سے کرے کہ پڑھنا رحمتیں و برکتیں حاصل کرتے
 ہوں کہ صلۃ و سلام کا فرمان ایمان والوں کے حصے میں ہے

صلوۃ و سلام کے فضائل اور احادیث مبارکہ

۱۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم علیہ السلام نے نماز میں قنوت پڑھ کر اللہ کے سپرد ہو کر اللہ سے عرض کی کہ اے اللہ! میں نے تجھ سے دعا کی ہے کہ میرے پاس علم کی طرح برکت ہو۔ فرمایا میں اس دعا کو مسرور ہوں کہ میرے پاس علم کی طرح برکت ہو۔

حضرت جبریل امین آئے اور

قَالَ مَنْ رَبِّكَ يَقُولُ لِمَا يَرْغِبُ

يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبِّيَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ

سَلَامٌ إِنَّكَ الْوَحِيدُ عَلَيْهِ

عَلَمٌ وَأَوَّلُ الْوَحِيدِ عَلَيْهِ

سَلَامٌ إِنَّكَ الْوَحِيدُ عَلَيْهِ

عَشْرٌ قُلْتُ بَلَىٰ

وَالسَّامِيُّ دَارِيٌّ أَمْرٌ مَخْشُوعٌ مَشَتْ

كُنْزُ الْعَمَالِ صَلَوات

انھوں نے کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے

صلوۃ و سلام علیکم کہ آپ اس پر عرض فرمائیے

پھر کہ آپ کی امت کا کوئی شخص آپ پر

درد و پیچیدگی تو میں اس پر دس مرتبہ

پیشگوئی اور آپ کی امت کا کوئی شخص

آپ پر سلام کہجیے تو میں اس پر دس مرتبہ

سلام کہجوں گا (فرمادے) پڑھنے کو کہیوں

پہنچاؤں میں اس پر راضی ہوں

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو شخص آپ پر درود اور سلام ایک ایک

مرتبہ پڑھتا ہے اس پر دس مرتبہ اللہ کی رحمت ہوگی جو کہ اوروں سے مرتبہ اس پر

اللہ سلام کہجیے گا۔

اور کثرت اعمال میں ان سے روایت ہے اس میں یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

فرمایا جو شخص آپ پر درود پڑھے گا میں اور میرے فرشتے اس پر دس بار

درود پڑھیں گے اور جو شخص آپ پر سلام کہجیے گا میں اور میرے فرشتے

اس پر دس بار سلام کہجیں گے۔

صلوۃ و سلام

صلوۃ و سلام درود و سلام پڑھنے والوں پر اللہ کی بے شمار رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ اللہ کے بے شمار فرشتے ان کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور سبقت میں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اِنَّ صَلَواتِ اللہِ عَلَیْکُمْ بِسَلَامٍ

مِنْ صَلَواتِ اللہِ عَلَیْکُمْ بِسَلَامٍ

دس مرتبہ سلام پڑھنا ایسا ہے کہ جیسے اس

شے پر بار بار آواز دیا۔

ابن مسعود

حضرت ابو جبریل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

اِنَّ صَلَواتِ اللہِ عَلَیْکُمْ بِسَلَامٍ

وَسَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِسَلَامٍ

ایسا ہے کہ ایسا ہے کہ ایسا ہے

اور اس میں شریعت کا قیاس ہے

لَا شَرَّ لِمَنْ رَضِيَ عَنْ صَلَواتِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَواتِ

عَلَیْکُمْ بِسَلَامٍ

اور میری امت کا سلام میرے لئے سب سے زیادہ

مستحب ہے (مستحبہ طریقیہ)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ طاعت یا عین سلام پڑھنے والوں کی تلاش

کرنا میں اور میری امت کا سلام بارگاہ پاک میں پیش کرنا مستحب ہے۔

علامہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کتاب التماسی العیون المعروف
صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔

بیرت الجلیلہ میں فرماتے ہیں۔

تکلید و حذو انقباض عند ذکر اسمہ
صلی اللہ علیہ وسلم من عالمہ
الامۃ و مقتدی الائمة و بینا
و رس خالق الدین السبکی رحمة
اللہ تعالیٰ علیہ و تابعہ علی الاکثر
حاشائے الاسلام فی عصرہ۔

۶) علامہ جمال بن عبد البر بن محمد بن حنفی مفتی حنفیہ اپنے قدوسی میں فرماتے ہیں
القیام عند ذکر کرم ولیدہ صلی اللہ
علیہ وسلم متکونۃ من
السلف قبلہ و بدعۃ حستہ۔

۷) علامہ مولانا حسین بن برہان علی مفتی مالکیہ فرماتے ہیں۔
استنوت کثیر من العلماء
و هو حسن لہا یجب علیہا
لتعظیم صلی اللہ علیہ وسلم
۸) علامہ مولانا محمد رفیع مفتی حنفیہ فرماتے ہیں۔

اعتریب القیام عند ذکر ولادۃ
صلی اللہ علیہ وسلم از قبض
سرا و لیلۃ علیہ السلام

۱) علامہ مولانا عبد الرحمن بن
صلی اللہ علیہ وسلم
۲) علامہ مولانا عبد الرحمن بن

پس اس وقت قیام نہ لے کر کہ ہم پر

۳) امام ابو نعیم حداثہ سراج العلماء مولانا عبد الرحمن بن مفتی حنفیہ

۱) لیلۃ الاثمۃ الاعلاہ و
۲) لیلۃ الخیمۃ من غیر ذکر
۳) لیلۃ الاثمۃ الاعلاہ و
۴) لیلۃ الخیمۃ من غیر ذکر
۵) لیلۃ الاثمۃ الاعلاہ و
۶) لیلۃ الخیمۃ من غیر ذکر
۷) لیلۃ الاثمۃ الاعلاہ و
۸) لیلۃ الخیمۃ من غیر ذکر
۹) لیلۃ الاثمۃ الاعلاہ و
۱۰) لیلۃ الخیمۃ من غیر ذکر

اس وقت علامہ مفتی عمر بن ابی بکر بن
۱) کتب مسجد بن مولانا محمد بن محمد بن شاہی اور مولانا عبد اللہ بن محمد بن شاہی
۲) کتب مسجد بن مولانا محمد بن محمد بن شاہی اور مولانا عبد اللہ بن محمد بن شاہی
۳) کتب مسجد بن مولانا محمد بن محمد بن شاہی اور مولانا عبد اللہ بن محمد بن شاہی
۴) کتب مسجد بن مولانا محمد بن محمد بن شاہی اور مولانا عبد اللہ بن محمد بن شاہی
۵) کتب مسجد بن مولانا محمد بن محمد بن شاہی اور مولانا عبد اللہ بن محمد بن شاہی
۶) کتب مسجد بن مولانا محمد بن محمد بن شاہی اور مولانا عبد اللہ بن محمد بن شاہی
۷) کتب مسجد بن مولانا محمد بن محمد بن شاہی اور مولانا عبد اللہ بن محمد بن شاہی
۸) کتب مسجد بن مولانا محمد بن محمد بن شاہی اور مولانا عبد اللہ بن محمد بن شاہی
۹) کتب مسجد بن مولانا محمد بن محمد بن شاہی اور مولانا عبد اللہ بن محمد بن شاہی
۱۰) کتب مسجد بن مولانا محمد بن محمد بن شاہی اور مولانا عبد اللہ بن محمد بن شاہی

یہ تمام ائمہ اور اکابر علماء اور چاروں مذاہب کے مفتیان کو ام تعلیم اکو
جو کہ سلام پر پیشہ کو مستحب و مقصود فرماتے ہیں اور سب کے سب کچھ رستہ میں کہ
یہ ضرور علی المدظلہ وسلم کی تعلیم ہے آپ اگر اس قیام تعلیمی کو بزرگ و بڑا دانت کہہ جائے
تو مطلب یہ ہو گا کہ ضرور علی المدظلہ وسلم کی تعلیم کو بزرگ و بڑا دانت ہے تو سب کو
اس کے اور کیا کہیں کر سکتے

مشرک و کافر جس میں تعلیم حبیب

اس برسے نا حبیب پہ لعنتا کیجئے

(۱۰) حضرت حاجی امداد الدہ صاحب مہاجر جس کی رحمتہ المدظلہ فرماتے ہیں :-

اگر کسی علم میں عوارض و غیر مشرب و عارض ہوں تو ان عوارض کو دور کرنا چاہئے
نہ کہ اصل حاصل سے انکار کر دیا جائے ، ایسے امور سے استنا کرنا چیز گشتہ باز
و گھنا ہے جیسے قیام مولود و شریف ، اگر کو جو آئے نام آنحضرت علی المدظلہ وسلم
کے کوئی شخص تعلیم قیام کیسے تو میں یہ کیا خیالی ہے جب کوئی آگاہی تو لوگ
اس کی تعلیم سے واسطہ کوٹھے ہو جاتے ہیں ، اگر اس میں سداور عام و عالمیایں مدنی
فلان کے اسم لگوانی کی تعلیم کی کیا تو کیا خیالی ہوگا (۱۱) امداد شائق (ص)

بیز فرقت میں ارا لیتہ وقت قیام کے امتداد و توفیق نہ کرنا چاہئے اگر احتمال قیام
آوردہ کیا جائے تو معاف نہ ہو کہ یہ کوئی عالم خلق مفید زبان و مکان سے لیکن حاصل
اسروان سے پاک ہے پس نام رغب فرما و دانتہ با بکات کا بعد نہیں (۱۲) امداد شائق (ص)
و کیجئے مہاجر حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ قیام مولود و شریف سے روکنا بزرگ و بڑا
سے ہمارے گھنا ہے کیونکہ یہ ضرور علی المدظلہ وسلم کی تعلیم ہے اور کیا کہے وقت آپ کی
تشریف آوری کا عقیدہ رکھتے ہیں ، خافہ نہیں کہ آپ تشریف لاسکتے ہیں ۔
اب اگر قیام میلاد کو مشرک و بدعت نہ ہو جائے تو مشرک و بدعت نہیں کہنے والا کوئی نہیں

اس کی ہر شد ملت والے کوں پر تھے ؟

۱۔ ملت میں جلیل القدر عالم امام لقی الدین سید محمد بن اور نقوی میں ائمہ کے
۲۔ صاحبہ منقول ہے کہ امام سبکی کے پاس ان کے ہم عصر علامہ کوثریت جت
۳۔ امام رسول نے سرکار علی مداح میں عمری کا یہ شعر پڑھا کہ
۴۔ یہی چہ سونے کے حروف سے بہترین کاتب آفاقی مداح لکھے تب
۵۔ بلکہ عزت و شرف والے لوگ آپ کا ذکر جلیل سن کر صفا مست
۶۔ یہی ما گفتوں پر دروازو ہو جاتے ہیں

۱۔ حارسن کر امام سبکی کو کہتے ہو گئے اور ان کے ساخلہ تمام اہل مجلس
۲۔ علی ، ابی کھڑے ہو گئے ۔ ۳۔ وقت بظاہر انس حاصل ہوا محاسن پر آپ
۴۔ یہ بابت طاری ہوئی اور اس قسم کے واقعات مشائخ العلماء کی آئندہ او
۵۔ اہل آفاقی چوتھے ہیں ۔ ثابت ہو کہ شرف قیام میلاد میں امام مذکور اور
۶۔ یہ امر مشائخ کی التذکرہ کافی ہے ۔ اہل بیت ہمدون علامہ شریح انصاری
۷۔ انھیں روح البیان شریف میں ارقام فرمایا ۔

نور مصطفیٰ ﷺ کی تشریف آوری کا بیان

خطبہ

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَالَمُونَ قَامَ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ نَبِيًّا وَ
 أَمْرًا نَبِيًّا الْمَاءِ وَالْبَطْنِ وَهُوَ آتِيهِ وَافْعَالُهُمْ أَجْمَعِينَ أَهْلًا بَعْدَ
 قَامَ صَلَاةُ اللَّهِ مِنَ النَّسْبِ طَائِفَةِ الرَّحْمَنِ بِمَنْسَبِ اللَّهِ الشَّامِلِ الرَّحْمَنِ
 فَذُجَّاءُ كَلِمَةٍ مِنَ اللَّهِ كَوْنًا وَكَرَمًا وَبَيْنًا ۝

(مترجمہ) اے لوگو! تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور آیا ہے اور ان کے پاس
 کتاب ہیں یعنی قرآن مجید ہے۔

اس آیت میں لفظ نور سے تمام مشرقین سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
 ذات اقدس مراد لی ہے اور بعض لوگوں نے جو یہاں پر نور سے بھی قرآن اور کتاب
 سے بھی قرآن کا قول لیا ہے وہ معتزلہ میں چنانچہ اسی آیت کے تحت صاحب
 روح المعانی نے تصریح فرمائی ہے۔

علامہ امام غزالیؒ نے راز کا ذکر رحمتہ اللہ علیہ نے اپنا تعنید لکھ میں فرمایا ہے۔
 "اور اور کتاب روٹاں سے قرآن مراد لیا منجبت ہے کیونکہ عظمت
 و عظمت علیہ میں مخالفت کا جو اعزازی ہے۔"

ہمما واعقید کا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم و مانیں تشریف لائے سے قبل بھی وعدہ فرمایا ہے
 موصوف اور جین عوام کے لیے برحق تھے چنانچہ آیت لکھ میں بھی یہی الفاظ

ہاں کہ مانہ ہے اور غرضتہ دور میں کہیں تھے اور اب تشریف لائے
 ہاں کہ آئے والے کے لئے فرمودہ ہے کہ وہ آئے والے مقام
 ہاں کہ پورے کوئی اس پر سے کراچی تھے لاکھوں والے ہی سمجھتے
 ہاں کہ کالونی اور مقام ہے۔ اسی طرح بلائش یوں سمجھتے کہ
 ہاں کہ اللہ اللہ اللہ لائے گئے اور یہ بھی مجاہد ہے کہ
 ہاں کہ ہاں سے ہاں سے ہاں سے نتیجہ نکال کہ آپ کسی دوسرے
 ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں
 ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں

میں ان کے لئے فرمایا
 ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں
 ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں
 ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں
 ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں

ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں
 ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں
 ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں
 ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں

ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں
 ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں
 ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں ہاں کہ لائے ہیں

ہیں کہوں تو سب سے اول خطہ (یعنی کہوں نہیں) اذیت میرا کھڑے علی ابیہیکم
سے لڑا یا اور اسی لئے آپ کو سب اختیار پر تقاضا ہے کہ سب سے آخر میں صیحت ہو کہ
اغت یا اگر مشتاق لینے کے وقت اور اس کو بدین سے طلب بھی ہو گیا ہو تا م احکام
رہا ہے جس کے قایم ہیں اس لئے اس روایت کو کیفیت کو یہ لانا مناسب سمجھا اور
ادھر شیخوں کی روایت ہے آپ سے قبل آدم مشتاق لیا جانا مذکور ہے اور یہ یثانی الاست
جو کچھ ظاہر روایات سے بعد طلق آدم معلوم ہوتا ہے سو سن کر کہ یہ یثانی ثروت کا
سوا بلا التمرکین غیر سے ہو گیا کہ اس حدیث سے قبل ہیں اس طرف اشارہ بھی کیا گیا ہے
(حدیث ثانی) جب آپ غزوانہ تک سے وطن طیبہ میں واپس تشریف لائے تو
حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دعا فرمائی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اہانت
دیجئے کہ کچھ آپ کی مدح کروں جو کہ ضرور کی مدح خود اہانت ہے اس لئے آپ
نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو سانس نہ دے۔ انہوں نے اس شعاع آپ کے
سانس سے پڑھے۔

مِنْ كَيْلِكَ طِبْتُ فِي الْكَلْبِ فِي
قَهْ هَبْكَ الْبِلَادِ لَا تَبْسُرْ
نَهْ كُفَّةً قَرْنُهَا عَيْنَيْنِ وَفِي
تَلْقَى مِنْ صَائِبِ الْجِبِ سَرْجِمِ
وَرَدَتْ نَارَ الْجِبِلِ مَكْتُمِ
تَلْقَى إِنْ تَوَيْتَ الْبَيْتَ الْمُبِينِ مِنْ
وَأَمْسَتْ لَمَّا وَدَعْتَ أَمْرَ قَرْنِ
عَنْ يَنْ ذَلِكَ الْفَيْزِ أَوْ لِي الْوَرْدِ
وَتَرْجِمِ لَمِنْ مِرْأَيْهِ سَبِيلِ
أَبِى جَوْشَمِ لَمْ يَرِدْ تَلْقَى

یثی و یثی میں جہاں جنت کے درختوں کے پتے اوپر تلے گڑے جاتے تھے
یعنی آپ صلی اللہ علیہ السلام میں تھے اور یثی کا وہ سے مراد بھی مطلب ہے میرا
اس آیت میں صغریٰ نے کہا مستغرق و مستودع اور پتے کا جوڑا اشارہ ہے اس
تصریح کی طرف کہ آدم علیہ السلام نے اس منہ سے پتے کے پتے کا کیا اور جنت
کا لباس افراسیاب کو درختوں کے پتوں کا کر دیا تھا جیسے یعنی اس وقت بھی آپ
مستودع میں تھے اس کے بعد آپ نے بلاد یعنی زمین کی طرف تشریف لایا اور آپ اس
وقت زبیر تھے اور زبیر غنہ اور زبیر علی بن ابی طالب بنو تھے کے بہت قریب
کی طرف تھے اور یہ سب کے وقت جنت ہونے کا انتظام ہی ہر سہ اور یہ تشریف لایا
الارض یعنی بواسطہ آدم علیہ السلام کے جسے زمین آپ زبیر تھے شعلہ لہ ظلمہ بلکہ
و مطلب آہا میں مصلی ایک خدوہ نامیہ تھے کہ وہ کسکی و لوح، میں سوار تھا اور حالت
یہ تھی کہ زبیر تھے اور اس کے سامنے والوں کے ہونے کا مطلب تھا کہ ان کے سر پہ
مطلب دیکر ہواں تشریف لواتے علیہ السلام کے وہ خدوہ نامیہ تھی ظلمہ لہ ظلمہ لہ
و زبیر علی بن ابی طالب کی طرف اشارہ کیا ہے۔

زبیر بن جراح تھے راہ مفتوح
اور وہ راہ اسی طرح واسطہ و واسطہ ایک صلیب سے دوسرے زخم تک
تعلق ہوتا تھا ایک طرح کا عالم گڑھا تھا دو سر اس طرح تھا اور شہر و جہاں
تھا یعنی یہ راہ سلسلہ آباد کے مختلف طبقات میں ایک جہد و یکسرے مشکل ہوتا
رہا یہاں تک کہ اس سلسلہ میں آپ نے انجیل میں بھی وارد فرمایا۔
چونکہ آپ ان کی صلیب میں محنت تھے تو وہ کیسے جانتے دیکھ آئے آپ اسی
طرح مشکل سے رستہ پہنچاں تک کہ آپ کا خاندان شریف ہو کر آپ کی کیفیت
پر تشریف لایا ہر سہ اولاد شریف ہیں سے ایک خدوہ عالیہ جاکر بن ہوا جس سے

اس تمام معنوں سے گفتار می صاحب نے ہم اخلاقت سے عالم کو کھلی ہوئی توجہ دے کر حضور مبدع عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور میں عالم جیسا نبیت نشترافین نامے تو جیسا نبیت بشر جیسا آپ کو خلیفہ نبیوں کے بلائے گی۔

نبیانت خلا جائے با اس کا پیارا رسول صلی اللہ علیہ وسلم جسے ہم نور سے کر کے ہے۔

لیکن دیوبند کا کتب گھر کے لوگ ہمارے ساتھ فقہانِ مکرّم سے پہنچنے پہنچے ہیں۔
 گھر کو سمجھا لیں پھر ہمارے ساتھ انھیں ۱۰ اور یہ کتاب شمس الطیب تھا انوی کی
 وہ ماہنامہ تالیف ہے جس کے متعلق اس نے ایک دو خوب بھی اُخبر کتاب
 میں درج کئے ہیں آخر یہ وہ خوب ایسے ہیں جن میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب شمس الطیب
 گھر میں ہے اپنے کتب گھر کے لوگوں کو یہ پتہ لگانا ہے۔

تغیبات اور بے بدلیوں کے اثر و عمل کا انہی کی قصاصیغ شہرہ نما نہ ہو جس کی
 اثرات غریبوں کی اہلسنت کے عقائد کے مطابق نہ ہو سکتے لیکن اسی عقاید پر ان کے
 عقائد پر ایسی غلط فہمیاں لکھتے ہیں کہ جس سے اسلام کی روح سے کوئی شے نہ ہلا
 تھا توئی ست اعتقاد مر رہا۔ اس لئے کہ اس کی تشریح سے غمخوار احمد علیہ السلام
 کی عورت کے ادنیٰ و اعلیٰ شے منجور ہے چنانچہ حفظ اللہ ان کا نام رسالہ میں اس سے محفوظ
 علیہ السلام کے علم کے بارے میں ان کا انورہوں "گوگون" و "یزوئے" تفسیر دی ہے۔ یہ
 اس لئے جو جن کیسے نہ کہیں کوئی نہ سمجھ کے کہ انہی صاحب میں کوئی جگہ ہے
 جو یہ اس سے باہر نہ کہیں یا اس کی جماعت کے ساتھ اختلاف کیا ہے۔

خدا عزوجل سے دعا ہے کہ یہ تمام نیکو اعمال اور نیکو چاروں کو قبول فرمائیے اور ان کو اجر و ثواب عظیم عطا فرمائیے۔ آمین

ثبات میں اور جتنے دلچسپی اور سرخندان فطرت کے حامل ہیں ان کے لئے خدایت غلبہ ہے۔ آپ
سے جملہ بچہ دیکھ کر ان کی ایسا کی والدہ کا ایسی ہی کی اولاد میں سے آپ کے خاندان اور
دوسرے خاندان میں بچہ و نسبت غلط جیسے بہا میں ایسے کی بچہ اور پیچھے کے درمیانی
درجہ میں ہوگی ہے اور لطف لینی اور مصلحت کی تفسیر سے اشتراک اس طرف سے کہ غیر اولاد
خدایت کو ان سب کے ساتھ پہلے تفسیر و حیات کے ساتھ ہے اور آپ سب سب پیدا
ہوئے تو زبان و مشق ہر گز اور آپ کے نور سے آفاق منور ہوئے سو ہم اس
مشاورہ اور نور میں ہر ایک کے راستوں کو قطع کر رہے ہیں۔

[illegible]

اور پھر جن بشری لباس میں اللہ تعالیٰ نے اسی سید کو ہم میلاد سے تعبیر کرتے ہیں کیونکہ
 کیا کیا چاہے کہ دور سافرو میں لوگوں نے اسے باغیہ کہ اس سے بڑھ کر کیا کیا
 کون کون کرتے کہ ہم عزت خواہی سے اسے سمجھتے ہیں۔ ہمارا الجھنا یا کسی سے لگنا ہونا
 اسی لئے ہوتا ہے کہ شانِ نبوت میں اس کے علم و فکر جانتے ہیں ہر دشمنانِ اسلام
 سے بھی اتنا توقع نہیں ہونا چاہیے اسی میلاد شریف کے متعلق اکابر دین داریہ کا کہنا ہے کہ
 "پس یہ ہر روز زاد و ولادت کا مثل منجود کے کہ سادگ سنیہ کی دلالت
 کا ہر سال کرتے ہیں یا مغربی روایات کے نقل و اشاعت ہر سال ہنسنے میں معافانہ
 سادگ یہ کہ ولادت کا تصور اور طوایف حرکت تعبیر قابلِ موم و مسلم و مشن
 ہے بلکہ یہ لوگ اس کو موم و مہنود سے بڑھ کر پوچھتے وہ تو نامہ مستعین پر کرتے
 ہیں ان کے یہاں کوئی قید نہیں"۔

پتا شبہ میلاد شریف کو مہنود کے سادگ کہنا ہے نفسیہ دنیا ایک کھلی
 گتہ ملی ہے یا نہیں جو علم ہے کہ یہ محفل میلاد شریف خود بھی ہر سال فرما کرتے
 ہیں اور ضرورت کے وقت ہمارے ساتھ بھی ہوتے ہیں اور کبھی چھوڑ کر ہمارے
 لئے بھی فرما رہے محفل العباد بھی کر لیتے ہیں اس سے آپ لوگ غور فرمائیں
 کہ حضور بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کتنا بڑی گتہ ملی ہے۔

پال جب آپ مانتے ہیں کہ ان عبادات تعریف میں نہیں آتے کہنے والے کی
 سبقت کہی کہنا جس سے کہیں ایک معنوی طے کر کے کہا جاتا ہے تو اس کی
 بھی توفیق ہی جاتی ہے درختِ نبیہ و جن عبادت ہے جو ہمارے ایک بے وقوف نے

نور نبوی اور اسلاف

اگرچہ اکابر حدیث سے فیور ہوا اسلاف کی تعریفات بھی ایسے ہیں ہیں

اسلاف شریف مسئلہ ۳۳ میں ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الْعَلِيِّ وَبِسْمِ اللَّهِ
 عَمْرٍو عَمْرٍو عَمْرٍو عَمْرٍو
 وَبِسْمِ اللَّهِ الْعَلِيِّ وَبِسْمِ اللَّهِ
 عَمْرٍو عَمْرٍو عَمْرٍو عَمْرٍو

اس نور کے اسلاف کی وجہ سے ہی ہم حضور بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاضر و
 ناظر سے قائل ہیں۔ اسی نور کا عالم و مہا شریف لانا سیدنا اکرم علیہ السلام کے واسطے
 دیا ہو کہ وہی نور اقدس سیدنا اکرم علیہ السلام کی نبوت میں جلوہ گر ہوا چنانچہ حدیث
 صیرت حلبیہ لکھتے ہیں۔

لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَوَّلَ فَخَلَقَ فِيهِ نُورًا
 فِي ظَهْرِ عَيْنِهِ نُورًا قَوْلِي سَابِقًا عَلَى كُلِّ شَيْءٍ كَانَتْ قَوْلِي
 نُورًا قَوْلِي سَابِقًا عَلَى كُلِّ شَيْءٍ كَانَتْ قَوْلِي سَابِقًا عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 كَانَتْ قَوْلِي سَابِقًا عَلَى كُلِّ شَيْءٍ كَانَتْ قَوْلِي سَابِقًا عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 كَانَتْ قَوْلِي سَابِقًا عَلَى كُلِّ شَيْءٍ كَانَتْ قَوْلِي سَابِقًا عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

وہی نور الہیت و الہوت منتقل ہو کر بنی آدم کے جان پاک سے قلب سواد
 ۱۴ ربیع الاول کی رات کو عرب میں ظہور ہوا۔

۱) جب مجلس علیٰ العین وغیرہ صلوات و اسلام سے دن کے حوالہ میں سے عرس کی کوئی ایک
 صلیب آسمان سے نازل ہو کر انہوں نے دعا کی - اللہ صلیب انزل علیہا ما یزال
 من السماء نکوت علیہ الا ولادہ اجل فاو آیتہ من لہ اسے اللہ ہمارے آسمان
 سے ایسا مادہ نازل فرما جو ہمارے انھوں اور پچھلوں کے لئے عید ہو -

اس کے تحت امام ابو العین داؤدی رحمہ اللہ نے تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں
 درود اولی اسلام کی طرح اتوار کے دن اپنی عبادت کا وہ میں جاکر عبادت کرتے اور
 اسی روز عطیہ اپنی نعمت کے حصول کو شکر ادا کر دینا مناسبت ہے -

اس آیت اور امام غزالی بن داؤدی رحمہ اللہ کے قول سے ثابت ہو کر حصول
 نعمت کے دن کو ہمیشہ کے لئے عید بنانا شعار اسلام سے ہے چنانچہ حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام کا کوہ سے پہنچ کر نہایت متحکم بھیجا ہوا ہے اور ابن وائش فرماتے
 ہیں کہ محمد روز کی نعمت فرشتہ اس وجہ سے ملے کہ ان کو اس دن نعمت نصیب
 ہوئی اور امت محمدیہ علیٰ اصحابہ الصلوٰۃ والسلام کو جو نعمت ملی اس کی یادگار بن کر
 عید و جشن بنی کر کے منہ ہے - اور جس امر کو آئینہ منورہ میں صلت بنایا گیا
 ہے وہی اصل بھی موجود ہے یعنی حصول نعمت اور پھر اسے پہنچانے اور پچھلوں کے
 لئے عید بنانا ہمارے مقصود کی مانند ہے -

۲) جب شہر سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عید میں شہر لایے
 تو یہ بود کو عاشورا کے دن روزہ رکھنے کی حکایت کران سے پہنچا کہ تم اس روزہ
 کیوں روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا - ہاں ایہوہ - علیہ السلام فرمایا - وہی
 روزہ وہ عاقبت نبوت ہے کہ وہ صبح ہو مئی شکر و شکر و شکر و شکر - وہی عید
 بنانا ہے اس لئے کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور اس کی قوم کو بچات
 دی اور فرعون اور اس کی قوم کو تباہ کیا اس وجہ سے - موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ

۱) خدا کو شکر ہوئے روز رکھا ہم یوں ان کی ابتدا کرتے ہوئے روزہ
 منہ ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا نصیحت احسن و اولیٰ ہمیں ملے گا
 میں موسیٰ علیہ السلام سے نہایت تمنا ہے کہ وہ دنیا بہت سے فدا ہو
 ۱) اور عید ہے - پھر آپ نے روزہ رکھنے اور امت کو روزہ کا حکم دیا یہ
 حدیث شریف بخاری و مسلم میں ہے -

(مشکوٰۃ نہایت کتاب الصوم فی عیدانہما للظہن غفرلہ)

فرعون کو غرق ہونے اور موسیٰ علیہ السلام کو بچانے کے لئے کتنا طویل وقت
 لگا دیا لیکن اعلیٰ اسلام ان کی اس نعمت پر نامنور شکر ادا کرتے ہیں
 کیونکہ عاشورا کا روزہ رکھنا ہمارے لئے مستحب ہے وہ عید اس نعمت کی
 یادگار بن کر رہے گا -

۳) بگنود سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا فعل اپنے طور اقدس کے لئے
 نعمت جتنا کر نعمت کی ادا کی شکر و عمل و ایضاً نہایت عید آپ سے جب پہنچا
 گیا کہ آپ میرے دن کے روزہ کا قرضم کہیں نہ دے میں تو آپ نے فرمایا
 فایک یومہ و لایک یومہ - یہ وہ ایام دن سبت کہ اس روزہ کی ولادت
 باسعادت ہوئی -

اس محنت گزارش سے ثابت ہوا کہ حضرت سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکر و شکر
 اور ایک بہت بڑی نعمت ہے رجب - آگے چل کر حضرت ابراہیمؑ کی ولادت کی یادگار
 اس نعمت غلطی کی شکل لگائی کے لئے میں اظہار امت لازمی ہے جیسے کہ مذکور
 انہیں نعمتوں کے حصول پر اظہار امت کرنا ہے -

۱) حضرت عرفی رقی رضی اللہ عنہ کو ایک یہودی نے کہا - یا رسول اللہ
 آیا نے کیا کیا ہے؟ تو فرمایا - اللہ تعالیٰ نے اسے عید بنانا عید بنانا عید بنانا

المجربون و مطاع المصداق و جبرها اور آپ کی ذات ستودہ صفات کے متعلق نعمت غلطی سے لانا انکار کسی کو نہیں پیرتا آپ پر کمال و عجز ہے کہ یہی دولت اسلام اور صبح برکات ربانہ نعیم ہوئے۔

نعمت کے حصول پر ادائیگی شکر لازم ہے۔

۱۔ **وَأَشْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ إِنَّ كُنتُمْ لَشَاكِرِينَ** (آیت بڑا میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو نعمت ملنے پر شکر گزار ہی کا حکم دے رہا ہے اور ہم ثابت کر رہے ہیں کہ رب سے بڑی نعمت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکر ادا کرنا ہے اس حکم کے مطابق اسی نعمت پر شکر یہ بھلاؤ اور اس پر اظہار مسرت و طیرہ اہل ایمان کے لئے لازم ہے۔

۲۔ **فَإِذَا كُنتُمْ لِلدِّينِ تُخْرَجُونَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ** اس میں بھی نعمت پر شکر گزارنا ہے ورنہ عذاب و عجز کی عید۔

وصل

ابن نعمت غلطی کے شکر کی ادائیگی کسی ایک گوشہ میں بیٹھ کر نہ کرنی چاہئے بلکہ چرے سے تاکہ نعمت کی غصنت کا ہر چارہ چر جائے کہ قرآنی آیات نشاہ میں۔

۱۔ **فَإِذَا كُنتُمْ لِلدِّينِ تُخْرَجُونَ** اللہ تعالیٰ کی نعمت کو آپس پر بٹا کر۔

اس آیت میں نعمت اللہ کا ذکر ایک دوسرے کے ساتھ مل کر۔

کرنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ دیگر غافل بندے بھی اس میں شرکت کر سکیں۔
جلوس میں کبھی سہانا سماں بندہ جانتا ہے کہ جس غلطی سے جلوس لگتا ہے۔
باری تعالیٰ کی قدرت کا ایک عظیم الشان مظاہرہ ہو جاتا ہے۔

۲۔ **فَإِذَا كُنتُمْ لِلدِّينِ تُخْرَجُونَ** سر پٹ فحش دے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کی نعمت پر اس سے زیادہ بیان کرو۔

دیکھتے اس آیت میں نعمت ربانی کا ذکر کیسے کیلئے الفاظ میں بیان نہیں کیا حکم دیا گیا ہے کہ تحدیث سے تعبیر کیا گیا۔ جیسے کوئی بات کسی دوسرے کو ذکر کرنے کے معنی میں آتا ہے یعنی حرف تکرار میں جیسے کہ کتبہ کا لفظ تکرار ہو بلکہ کچھ میدانوں میں لغت ربانی کا مظاہرہ ہو کہ تاکہ مکتبہ اسلام کو کافی احکام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و شوکت و علم جو۔

۳۔ **وَمِنْ حُضُورِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** لایا۔
الْحَجَّاجِينَ يَنْتَظِرُونَ الْفَلَاحَ كُنْتُمْ وَتُخْرَجُونَ عَنِ الْمَسْجِدِ وَالْمَسْجِدِ
مَحَلِّهِمْ فَتُخْرَجُونَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

یعنی اللہ کی نعمت کا تذکرہ شکر ہے اور اس کا ترک تعزیر نعمت، اس حدیث سے اظہار و شہادت بر نعمت کا طریقہ بتایا گیا کہ نعمت کو کچھ لفظوں میں بیان کرنا اگر اسے ترک کر دیا گیا تو شکر سے کچھ جاؤ گے بارہویں کے جلسوں میں امتیاز اپنے غلوں کا ثبوت ہر طرح سے پیش کرنا ہے کہ زبان سے ملنا و سلام مال سے خوش رہاں ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی دیکھ جوتی سوار کا پیر سوار ہو کر لوگوں کو نصرت کے طریقے کا اظہار کر رہا ہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ جو اس دن گھر میں بیٹھ کر تئوری میں نہ نکلتا ہے ہوئے اللہ جیسے روئے متعلق کچھ سے کچھ جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی نعیم فرمائے راہیں

ہوئی اور نہ ہی اللہ اسے تعالیٰ قیامت تک منتقل ہوگا۔

پس بقا قرآن حکما طالعہ ہوں۔

اور حضرت علامہ صاحب حق خفی لغیب روح البیان آیت محمد رسول اللہ کے تحت لکھتے ہیں کہ

وَمَنْ تَلَّحِيحَ عَلَى الْمَوْلِدِ إِذَا
لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَشْكُورٌ كَالْأَمَارِ
الْمَسِيوِيِّ قَدْ مَسَّ لَيْسَ يَنْتَبِ
لَهُ أَطْلَاسٌ الْمَشْكُورُ لِعَوْلَادِهِ
أَعْسَلَهُ وَرَدَّ رَأْيُهُ عَلَيْهِ

پھر فرماتے ہیں۔
فَقَدْ اسْتَفْزَحَ لِي الْخَافِظُ بِنَ
جَوِّ مَسْئَلَةٍ مِنَ الْمَسْئَلَةِ وَكَذَلِكَ
الْمَسِيوِيُّ وَرَفَعُوا أَنْزَلَهَا
فِي قَوْلِهِ نَحْنُ لَعْلَامُ الْوَلَدِ بَعْدَهُ
وَالْمَسْئَلَةُ

روح البیان ص ۱۱۱

۴۴ امام ربانی مجدد الف ثانی کتو رائت شریف ہیں میلاو شریف کے بارے میں فرماتے ہیں۔

نفس قرآن فی حقہ ہونے سے جس
ورنہ انما وبقیت خزانہ چہ
مذہب است

کہ جس کو آپ کے ساتھ قرآن آتھ ہے
اختیار سے لیا: ورنہ کسی کی گرت
ہوگا: حالانکہ ہے۔

۴۳ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
مستطاب میں میلاو شریف کے۔ ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک میں
انھا اسی وقت لوگ آپ پر درود شریف پڑھتے تھے اور آپ کی ولادت
کو ذکر کرتے اور وہ صحرا: بلانہ کرست تھے چر آپ کی ولادت کے وقت ظہر
سورہ تھے یعنی اس مجلس میں انوار و برسات دیکھئے۔

فَمَا قُلْتُ تَذَكُّرُ الْأَنْبِيَاءِ فَوَجَدْتُهَا
مِنْ بَيْتِكَ الْمَلِكَةِ الْخَالِدِينَ
بِأَمْثَالِ هَذِهِ الْمَشَاهِدِ وَمَنْ تَلَّ
هَذَا الْبَحْثَ وَسَأَيَّتْ بِحَالِهِ
الْعَالَمِ الْمَلِكَةِ الْوَالِدَةِ الرَّحْمَةِ
(البرزخ من مشہد)

اور یہ شاہ صاحب دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

اخبرنی فضیل بن ابی الوالد قال
كنت اُصنع قبايا من ملوك عاتما
حلت بالنوفس اللد عليه وسلم
فقد لغيت سنة من السنين
لشئ اعني به طعنا من ملوك
الاحمضا متكلبا فقتله بين
النفس فواتية صلي الله عليه
وسلم يعني يذيه هذا الكعب
متكلبا بشا شاة

روح البیان ص ۱۱۱

میرے والد سے پوچھا کہ میں میلاو
اور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت
کی خوشی میں کہا کرتا تھا ایک سال پہلے
بچے پر نہ چڑھنے کے کچھ مہرہ آیا تو وہی
لوگوں میں اقبیہ کر دیا یہ تو حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کو بڑا ہوا دیکھا کہ بچے پر خوش
ہے آپ کے والد پر بڑے ہوا اور آپ
بہت ہی مسرور و خوش ہوئے۔

وہم را من ائمہ عجمیہ حضرت مولانا شہید العزیز صاحب دہلوی فرماتے ہیں کہ کثیر
 کے مکان پر سال میں دو مجلسیں ایک ذکر و نماز اور دوسری ذکر شہادت حسین
 ہوئی ہیں سینکڑوں آدمی جمع ہوتے ہیں اور وہ شریف و قراآن شریف پڑھتا جاتا
 ہے و خطبہ ہوتا ہے پھر سیرا پڑھتا جاتا ہے بعد ازاں کھاتے پینے شریف پڑھ کر کھین
 کو کھلایا جاتا ہے و خطبہ ہوتا ہے پھر سیرا پڑھتا جاتا ہے پھر یہ سب باتیں کثیر
 کے نزدیک ناچار ہوتے ہیں گو کثیر بھی نہ کرتا (فتاویٰ عابدیہ)

۵۴۔ حضرت حاجی امداد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شریف
 کثیر کا یہ ہے کہ محفل میلاد میں شریف پڑھتا ہے نہ پڑھتا ہے کثیر نے بھی کثیر
 منقطع کرتا ہوں اور قیام میں محفل و ملاقات نہ کرتا (فیض الیقین ص ۱۴۸)

۵۵۔ مولوی رشید احمد گنگوہی کے استاد شہید العزیز صاحب دہلوی فرماتے ہیں
 و حق آیت کش کر دلا دشت آنحضرت
 حق العزیز و مروت و قہر و انوار حق العزیز
 ثواب ہر روز ہر روز سبب تقیہ انکار
 سعادت انسان است از شمار انکار
 (۱) تو لا ذال اہل الاسلام
 فی مصائر الاقطار و المذات الکبار
 میتخلون فی شہرہ و ولادہ و یغنون
 بقراۃ مولیٰ انکسیر و یطہرون
 علیہم و یکا تہ علی من یطہرون
 (یعنی حق تعالیٰ)

۵۶۔ بزرگ دہلی قادری نے قرآن حکوان میں میلاذ کا ذکر کیا ہے جانا بہت کیا چنانچہ

اپنے رسالہ مورد اللہ کی میں لکھتے ہیں کہ "حرمین شریفین زادہ احمد شہرنا و
 تخیل اور ملک مصر و اندلس اور کاس کا خونی اور لب روم و درجہ و ہندوستان
 و جزیرہ میں کمال اہتمام اور احتشاش سے یہ محفلین منعقد ہوتی ہیں۔"

۹۔ اسی طرح اہم صحابی لکھتے ہیں۔ گمراہ لڑائی میں سحر و دھواں
 الکبار یعلون الذوال فی اقلو اب الالباب

(۱۰)۔ اسی طرح اہم ابن ابی ریحان نے فرمایا لا ذال اہل الاسلام و یطہرون
 لیسہ و یولد لا شہرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کذا قال التستطافی و شارح
 البخاری۔

لفظ لا ذال اہل الاسلام و جماعت کی رہبری کرتا ہے اور پھر
 استمرار پر بھی دلالت کرتا ہے۔

عقلی دلیل

عقل کا تقاضا بھی ہے کہ یہ اقرب بہ شان و شوکت سے سنائی جائے اس لئے
 کہ دنیا کے تمام ملامت میں مملکت تقرب ہی منانے کا طریقہ عہد ہی سے
 چلا آتا ہے ہر قوم و ملت کے اقرب و اپنی تقارب کو بنیاد خرمیہ اور سرست سے
 مناسبت میں تقارب کو اپنی اور قریب عیشیت سے خاص اہمیت حاصل ہے
 خصوصاً مذہب اسلام میں جو تقارب میں ہر حیثیت سے بڑی اہمیت رکھتی
 ہیں۔ مگر یہ تقارب محض رسوم و رواج یا باہر و لعب کے لئے نہیں مقرر
 کیا گیا ہے بلکہ ان دنیا مافی کے لئے درست سعادت اور اکابر کے عظیم الشان
 کارنامے پہنچانے میں ان تقارب کی قائم رکھنے کا قصد بھی ہے کہ میں پاکیزہ
 عیشیتوں سے اس دنیا میں شہادت لاکر عہد و رسم کو مگر عدل و انصاف قائم کیا

۵۷۔ یہ رسالہ لکھتے ہیں کہ "و سوال کا کھانا عرب و ہندوستان کیلئے بہت مست ہے۔"

اور عند کی لڑائی میں نہ لیا گیا۔ دیکھا کہ اپنے اعمال و کردار کا بہترین نمونہ پیش کیا
جو حق و عبادت کے تمام جزو کے میں ان میں آئے اور اگر اب باطل کو سمیٹ
سیف کے لئے نہیں لے دیا تو دیکھا کہ ان کی یاد کو جھٹکا جانی چکا جائے کہ ان کی یاد کے
ساتھ ساتھ ان کے اعمال حسنة اور ان کے عقیدہ الشان کا رونا سون کا یاد آنا ہوتا
رہے اور اس کا نور کے عمل میں فیزی و جذبات میں فرحت و مصلحت میں وسعت
خیالات میں رفعت و سبب و چار اور سلطان پھر اپنے کھوپڑی جوئی خلعت کے حاصل
کرنے کے لئے تیار و مستعد ہو جائیں اور اپنے مطلق و کردار کو اپنے مصلحت کے
ساتھ ہی ہر دو عالم میں۔

گویا یہ عقل و دین و بہترین عمل و اعلیٰ درجہ برکات و فیوضات ہے اس کی پوری
تحقیق و تکمیل اور اس کا طہرہ میں ہے۔

(سوال) کہاں عقل پیدا اور کہاں ثبوت جلوس یہ حضرت نور علیہ
کی عقل کسے ہوں گے۔ یہاں جلوس کے متعلق کوئی جبری نہیں ملتا۔
(جواب) اس کے متعلق متعلق گرفتار باب سوم میں آئے گی انشاء اللہ
سودست آتا تو یاد رکھنا لازمی ہے کہ یہ حضرت بارہویں کے ان ایک عقیدہ
امیت سے عقیدہ ہائے اور اس کو مورد برکات و کمالات ربانی سمجھے ہیں
پھر طرز جلوس خود سمجھا جائے گا کیونکہ جلوس ہی معنی ہلاک ایک نوعیت کا نام ہے

فصل دوم

مطوس سے شایان رسالت کا اعلان اور ذکر نبوی کا یہ جائزہ قصہ و حوائج
جس پر شہر کے مختلف علوی اور انجمن اور دیہات و نقباءات کے مائند
اپنے اپنے جھڑے بنا کر لگیں جو کل میں مسکوئے و سلام و نعت خوانی و دعا

در حدیث پڑھتے ہوئے گزرتے ہیں جو کہ اسلامی شعائر کے مطابق ہے جس میں کسی
قسم کا حسن و انہیں جس کی تقریر بہترین فن حدیث سے مخفی نہیں صرف
ایک فیروز کو کرتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح کر کے سو قہر بردار
وہ عدان شدہ کہ دوس ٹرار آراستہ فوج سے کہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ
کو روانہ ہوئے۔ مکہ میں ہر ایک قبیلہ کو مدینہ جلیجہ و جندہ دیکھتے تھے
طرح کا اخیر بڑا مہر الغفران تھا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق تمام فوج سے
انگ انگ آگ روٹھنی کی اہل مکہ نے جس حال کے سے حضرت ابوسفیان
و غیرہ کو بھیجا۔ ابوسفیان کو فوجی دستہ سے پتہ نہ کہ سرور کا شامت صلی اللہ علیہ
و سلم کی خدمت میں پہنچایا اس وقت حضرت ابوسفیان سلمان چہرے اس
کے بعد جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہ طوف روانہ ہونے لگے تو حضرت عباس
سے فرمایا کہ ابوسفیان کو پیادگی چوٹی پرے چاکر کر دو تاکہ افرام اچھی کا نظارہ
پہنچا آجکھوں سے دیکھ لیں تمہارا عرب کی زمین ابوسفیان کے سامنے سے گذرے
تھیں پہلے غفار و پھر حبشہ و پھر سحر بن ہاشم و پھر فہرہ و پھر بلخند
کرتے ہوئے جبکہ بعد میں گزرتے۔ یہ عربی حدیث ہے جو بخاری و شریف
میں خرقہ الفتح میں مذکور ہے جسے بقدر ضرورت نقل کیا ہے اور سندوں کا قطع
نہ ہوتا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف اسلام کی شرافت و شرف
بند کرنے کی خاطر حضرت عباس علیہ السلام کو آئے اور پھر فرمایا کہ میری قبیلہ بنی ہاشم
چھوڑا لے کر میں بنی ہاشم کے آگے ابوسفیان و دیگر کہ کہ کو اسلام کی شان اعلیٰ
جو حدیث شریف میں طرز حسن و قبح ہوگی اور اس کی عرض و دعا سے اولیت
بھی خود سرکار و عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فراموشی و ادب مارا بلوس

عبدالمجید علیہ السلام و آلہ

جندہ و غیرہ ہر شے میں ہر شے

در حدیث پڑھتے ہوئے گزرتے ہیں جو کہ اسلامی شعائر کے مطابق ہے جس میں کسی قسم کا حسن و انہیں جس کی تقریر بہترین فن حدیث سے مخفی نہیں صرف ایک فیروز کو کرتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح کر کے سو قہر بردار وہ عدان شدہ کہ دوس ٹرار آراستہ فوج سے کہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کو روانہ ہوئے۔ مکہ میں ہر ایک قبیلہ کو مدینہ جلیجہ و جندہ دیکھتے تھے طرح کا اخیر بڑا مہر الغفران تھا۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق تمام فوج سے انگ انگ آگ روٹھنی کی اہل مکہ نے جس حال کے سے حضرت ابوسفیان و غیرہ کو بھیجا۔ ابوسفیان کو فوجی دستہ سے پتہ نہ کہ سرور کا شامت صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں پہنچایا اس وقت حضرت ابوسفیان سلمان چہرے اس کے بعد جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہ طوف روانہ ہونے لگے تو حضرت عباس سے فرمایا کہ ابوسفیان کو پیادگی چوٹی پرے چاکر کر دو تاکہ افرام اچھی کا نظارہ پہنچا آجکھوں سے دیکھ لیں تمہارا عرب کی زمین ابوسفیان کے سامنے سے گذرے تھیں پہلے غفار و پھر حبشہ و پھر سحر بن ہاشم و پھر فہرہ و پھر بلخند کرتے ہوئے جبکہ بعد میں گزرتے۔ یہ عربی حدیث ہے جو بخاری و شریف میں خرقہ الفتح میں مذکور ہے جسے بقدر ضرورت نقل کیا ہے اور سندوں کا قطع نہ ہوتا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف اسلام کی شرافت و شرف بند کرنے کی خاطر حضرت عباس علیہ السلام کو آئے اور پھر فرمایا کہ میری قبیلہ بنی ہاشم چھوڑا لے کر میں بنی ہاشم کے آگے ابوسفیان و دیگر کہ کہ کو اسلام کی شان اعلیٰ جو حدیث شریف میں طرز حسن و قبح ہوگی اور اس کی عرض و دعا سے اولیت بھی خود سرکار و عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فراموشی و ادب مارا بلوس

نکالا جس اسی مرقع پر جو تاج اس وقت اسلام داخل کیں یہی کے عالم میں ہے
اس کی جتنا نشان و نشوونما پڑھائی جائے اور جس طرح بڑھائی جائے جائے
حضرت مولیٰ جلوس نکالا۔

جب ملک ایران فتح ہوا تو مسجد نبوی میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے
مال غنیمت کو تقسیم کرنا شروع فرمایا تو سرفاقہ کو لیا گیا۔ جب حضرت سید المرسلین
لڑنے کو حزیب مہربانہ انہیں کسی بھی کے کلنگ اور اس کا نان پہنا کر فرمایا
انھوں نے لہذا لہذا سبیلہا سب خربانہ اسی رات انہی کے سے
جن کے سرفاقہ و اللہ سبیلہا سرفاقہ سے جس نے سونے کے کلنگ لڑنے سے
اسرا لیا الخ (جو اللہ علیہ السلام سے) چین کر لیا آدھی وحضرت یا سرفاقہ
رفعتی اور عتہ کو پہنا دیئے۔

مذکورہ بالا کلیات کہہ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے غمرہ بکیر منہ
فرمایا اور لوگوں سے بھی آپ کا ساتھ دیا اور مسجد نبوی غمرہ بکیر سے گونج
اٹھی۔

پھر حضرت عباسی حضرت سرفاقہ کو کھوڑے پر سوار کر کے جلوس نکالا،
آگے آگے سرفاقہ پیچھے پیچھے حضرت عمر اور دوسرے جلیل القدر صحابہ کو
علیہم السلام منہ بدینہ منورہ کی گلیوں میں چکر کھاتے ہوئے مسجد نبوی
میں آجائیں پھر چھ سارا بدینہ طیبہ اس وقت غمرہ بکیر کی مبارک گزراؤں
سے گزرتے رہا تھا۔ (سردار ذوالشہادۃ) منورہ کی مستند

مذکورہ بالا حوالہ پڑھئے اور بار بار پڑھئے۔ یہ گواہ ہیں جلوس نکالنے
والے یہ ہیں عمر فاروق رضی اللہ عنہ جن کی ذات اقدس پر اسلام کو فارسی
اور جلوس بھی کس لئے نکالا جا رہا ہے۔ ایران کے حصوں اور چھوڑ دی گئی تھیں

اور اگر ہم خود بخوبی پاک مشہور لوگ کہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے منور اندرس
کے لئے جلوس بھی کس کو ہم بدعتی اب اور اسی فتویٰ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
پر لگائے دیکھتے تو غمرہ بکیر

جواب

بناؤ تم نے گوندتے ایک علی پر بدعت کا فتویٰ نہیں لکھا یہ تمہاری بہت
پرانی عادت ہے اور ہم بھی محقق و فاضل مولیٰ میں ہم نہیں جواب لودے دیتے
ہیں پھر نہ لائے کا عرض بھی نہیں بدینہ چارہ سبہ اور یہ عرض لا املایہ ہے۔
ہم اس بار نہیں کہے ہیں کہ جلوس سے منع و حضرت اس کی تشریف
آوردی جیسی نعمت کا پرچار اور اظہار مسرت سے اور بس۔ پھر آپ
سے بارہا اپنی تشییف آدھی کی مسرت کا اظہار فرمایا یہ تک کہ حضرت
حسان رضی اللہ عنہ کو اپنی تعریف سننے کے لئے منبر بچھا دیئے اور اللہ

ایک بار بروم القادسیہ کے بارے میں کلمات سے نوازے اور یہی عانت صحابہ
کرام کی وحی صفت صاحبین بھی اپنے اپنے زمانہ میں بزم میلاد منفقہ کرنے
سے علاوہ انہیں بارہا کہہ کر جلوس مستحب اعلیٰ ہے اور اس کے ثبوت کیلئے
اتحاد فی سبہ کوئی یہ ضروری اور سبب تھوڑا ہے کہ است صحابہ کرام یہاں سے
ان کو انفس الاموال جوار سے وقت بھی نہ ملتا تھا اگر آج بھی یہاں تعظیم
ہو جائے تو ہم جہاد کی زندگی گزاریں گے جلوس کا وقت نہ ملے گا تو جہاد کی
زندگی بسر کرنے کو غنیمت سمجھیں گے۔

سوال

پلو؟ صحابہ کرام کو اس عمل کا وقت نہ مل سکا اگر یہ صلیف صلیفین

کرنے چاہیں۔ حروف رسے کو انہوں نے یہ عمل کیا۔

جواب :-

بات تو سچ ہے واقعی سلف صالحین نے یہ عمل نہیں کیا لیکن
تم بھی بڑے استاد واقع ہوئے ہو کہ ہر سوال کو سطحی طور پر پیش کرتے ہو
اس کی حقیقت کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہو نہیں معلوم نہیں کہ زمانہ کے
بدلتے سے مسائل بھی بدلتے چلے جاتے ہیں لیکن یہ ضروری ہوتا ہے کہ شے
کی اصلیت ضرور مد نظر رہے بلکہ بہت سے مسائل زمانہ سابق میں ناجائز
ہوتے ہیں لیکن زمانہ کی ضرورت کی بنا پر جائز ہو جاتے ہیں مثلاً اس زمانہ
میں مساجد میں عمرہ فرشتہ داروں اور والدین وغیرہ بچانا افضل سمجھا جاتا ہے لیکن سلف
صالحین ایسی بات کو بالکل مایوس سمجھتے ہیں یہاں تک فقہاء کہہ سکتے ہیں کہ
انہیں پر بلا حاشی نماز پڑھنا افضل ہے۔ (روح البیان جلد ثانی)

اسی طرح آج کل مساجد کو رنگ و روغن و نقش کرنا افضل سمجھا جاتا ہے۔
لیکن پہلے زمانہ میں اس کی مخالفت تھی اس طرح مساجد کی عمارت بھی چسپ
اور قوی کے زمانہ میں جس نہ تھیں بلکہ بتواتر یہ کہ در دیں شروع ہوئیں
تقریباً۔ قطعاً اس سبب فی ثبوت ہاتھ آتا ہے کہ اس میں دلالت سے ثابت کہ جسے
زمانہ سابق میں درس و تدریس کا یہ طریقہ تھا کہ استاد چڑھے اور شاگرد سٹے

عہ کذا قال علیہ السلام۔ حالانکہ اس سبب تفصیل المساجد قال ابی عبد
الرحمن رحمہ اللہ اخرجہ عن ابیہ و انہما منک کذا فی المساجد و ہذا
الحج داؤد۔

کہ ان کی بکھاری و سلمہ و دیگر صحاح مستند ہیں لفظ حدیث وغیرہ بتاتا ہے لیکن اب
میں جتنے میں اور اساتذہ کرام سنتے ہیں۔

زمانہ سابق میں درس و تدریس وغیرہ پر تنخواہ لینا حرام سمجھتے تھے
میں آج کل تنخواہ کے بغیر کام نہیں چلتا۔

زمانہ سابق ایمانہ تعلیم میں غرت و خج و غیرہ کے حدود مقرر تھے اور نہ ہی
بچے منسلک و مشیت و پسند پر مشرع جانا تھا بلکہ معیار کرام کی جوتوں کی خاک ٹوٹی
سنانوں کی گرد نہ ہو سکتی تھی آج عقیدہ علوم کے لئے فتنہ فزوری ہیں۔

غور فرمائیے کہ کیسے کیسے امور سلف صالحین نے حل میں نہ لائے لیکن ہم تم
تھے بدعتی ہیں کہ انہیں حل میں لارہے ہیں جس پر کتنا بڑے کا کہ ان لوگوں کی سلف
و ضرورت نہ پڑے کہ اسی لئے وہ حل نہ لائے اب ہمیں ان کی ضرورت نہ اگر عمل میں
نہیں لگائیں گے تو انہیں پتہ نہ تھا۔

ہاں جلوس سے آپ کا انکار ہے تو صرف اس لئے کہ سلف صالحین نے نہیں
لگایا لیکن اس سے تو انکار نہیں کہ اس سے عظمت سے ملنے والی علیہ السلام کا
بول بالا ہو سکتے ہو پھر ہم کہیں گے کہ متعدد احادیث سے شرافت نبوی ہے خواہ
جس طرح سے ہو جو کہ سلف صالحین کے زمانہ میں اس طریق کا رستہ نہیں تھا
اسی لئے انہوں نے حل میں نہ لایا اور کسی مسئلہ کی صالت بجاں رکھ کر طریق بدل دیا
تو کوئی عجز نہیں جیسے مدرس کی مشیت کا غیر زمانہ غریبوں میں نہیں تھی
لیکن صالت اپنی حقیقت ہے ہر طرح طریق بدل کر اب تعلیم کے کئی طریقے ایجاد
کئے گئے ہیں نیز ایک وجہ اور یہ ہے کہ دیوبندی دہلی رہتے ہیں پھر بڑے
مذہب کے وہ اس طرح کہ یہ بتاؤ میلا و خضہ نہ تھے اس کو اسے کہنا کے جنم
لئے مش بہت دیتے رہتے۔ اس میں نہ سارے بڑے بڑے تدریس کے مسائل

ہی اس کو ثواب اس لئے کہوں گا کہ اس میں محبت نبوی میں اضافہ ہو گا جو اصل دین ہے قابل علیہ الصلوٰۃ والسلام لا یؤمن احدکم حقاً الا ان احب الیہ من والدہ و اولادہ و اولادہ سے اچھوٹے (مستفق علیہ)
(ترجمہ) تم میں سے کوئی شخص نہیں ہو سکتا جب تک کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مائی باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبت نہ کیجے اور اگر کسی

فائدہ

اعمال کے ضائع ہو جانے کا خطرہ ہے اور یہ بھی ہے کہ مشاہیر دنیا و آخرت کی مدد میں نہ آجائیں لیکن محبت نبوی ایسا ایسا ہے کہ علماء و عوام احباب و مزارق قیامت میں ہر مومن کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ اس کی محبت ہے بنا بریں حضور علیہ السلام کی محبت میں ان اور میں عمل سے اعمال ضائع ہونے کے بجائے برکت برکت سے بانی رہا تصدیق اوقات کا سوال نہیں۔ حال میں ہونا چاہئے کہ اگر محبت نبوی میں ایسا فعل تصدیق اولاد میں شامل ہے تو پھر دین کا کوئی عمل غیر نہیں کیونکہ یہ فی حق محبت نبوی کے تعلق کی وجہ سے کیا جاتا ہے اگر اس تعلق سے بے تعلق ہو کر عمل کرے تب تو اس کا عمل اس کے منہ پر ہاراجا ہے گا۔

سوال

جہاں جہاں بچہ لگا ہے وہ وہ مقامات نہیں ہوتے یہی فہم اور درود سلام کہیں پاک ہو چکا ہے۔

سیدنا احمد اکیسے پاک حضرت ہیں آپ کیسے نشیغ بخاری بن کر

ہیں خدا فرستادہ دے رہے ہیں، کیا جناب کو مسئلہ نہیں کہ زمین سورج کی گرہ سے پاک ہو جاتی ہے۔ منیب سے لے کر شامی تک تمام فقہاء نے تصریح کی ہے، پھر جناب حکومت کی توجہ سے بے خبر ہیں کہ چچا جلوس کا گذر ہوتا ہے جلوس سے پہلے وہ راستے ایسے صاف و کشاف نظر آتے ہیں کہ شیشہ کی کیا جمال حکومت رات و رات تھا کہ دریا پر کھڑا کر سکا انتظام کر دیتا ہے۔ اور غلط نہیں بھی کیوں کہ یہ صلوٰۃ و سلام پڑھنے والے چلیں اور کاروں، اور مانگوں پر اور گھوڑوں پر سوار ہونے ہیں اور وہ چاہیں ہمارے نزدیک نہیں نہیں جناب کا دماغ نہیں ہے۔

سوال

تمہارے ہر سال جلوس نکالنے سے لوگ یہ سمجھنے لگ گئے ہیں کہ شاید یہ فعل واجب ہے۔ اور کسی منسوب یا مبارک ہو کر عزاداری سمجھنا غلط ہے لہذا اس سے بچنا چاہئے۔

جواب

اس کا ازالہ جناب چور و زان کر تے ہیں کہ جلوس نکالنا حرام ہے اب عوام کیسے اسے عزاداری سمجھتے ہیں تو غفروں میں اور غفروں میں خلوت جلوس میں اپنے حلقہ احباب سے ملکر کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے بچہ بچہ تعالیٰ ہمارے متوہوں پر سزا جیسا کہ ایک مسئلہ کو فرمنا یا عزاداری کی لئے پیہ پیہاں تک کہ میا و شریف اور جس اور اس بڑی دھرم و عاص سے سالانہ ہر جگہ ہوا کرے اور کسی ایک نے ان اعمال کو نہ تکب کوئی یا عزاداری

نہیں سمجھا البتہ آپ کو اس کی فکر ہے تو آپ اس کا تلیف برکات کر کے یہ امر مستحب ہے حرام نہیں۔ جاننے سے گناہ نہیں۔
 اتنے مسائل میں سے کہ ان میں سے ایک سے اگر میرے اس رسالہ کے چھپنے کے بعد کسی صاحب سے تردید کے لئے علم لیا جائے اور جیسے کہ اس کے لئے بہر افشاء و اصلاح اور کمال جائے گا۔ فی الحال چنانچہ نفس شلہ کا تعلق ہے اسکا فی ہے۔

اضافہ طبع دوم

سوال
 بلوس نوی شیعوں کے بلوس مائی سے مشابہت ہے اور قاعدہ شریعہ ہے کہ جس اصل کو غیر دانت سے مشابہت ہے اس کا ترک ضروری ہوتا ہے۔

جواب
 اسے کہتے ہیں جو قاعدہ مذکور میں مائے متانہ مذکور سے مشابہت نہ کرے۔
 یہ نہیں یہ نہیں کسی سے ثابت کہ بلوس نوی کو بلوس مائی سے مشابہت ہے بلکہ علم مائے متانہ قاعدہ میں مشابہت متفقہ دینا مشابہت یا تشبیہ ثابت نہیں ہو سکتا یعنی یہ بھی نہیں ہوا کہ دن کو رات سے اور نور کو ظلمات سے اولاد ہو کر علم سے تشبیہ دی گئی ہو اسی طرح قریشی کو رستم و اسے۔ اب وہابی و یونیدی تعصب کی مٹی انکار کر سوجھیں بلوس نوی کی درست و خوشی کا ہے اور مائی

بلوس علم عالم کا اور خوش و غم میں لگا رہے تو خدا کشتہ بیہوش نہیں جب میرے سے ان دونوں چیزوں میں کشتہ ہے ہی نہیں تو کچھ عوام جو ان مسائل میں شریک ہیں۔

۱۔ فکرت کے دو ایوان دیو بندوں کو بھی پیش میں ہیں۔ وال سلفی طور پر یہ ہے اس کی حقیقت اور گرافٹی سے ہمیشہ خروج رہے مگر سنی کر دیت ہیں اور ان کی عام عادت ہے۔ جسے تمام عقائد و مسائل پر ان کے سوالات کی یہی حالت ہے۔ یہاں بھی کچھ ایسے ہی ہیں۔ دوسرا یہ کہ ان کی ایک گندمی عادت ہے۔ عوام کو اعلیٰ سے باطن کر کے لئے ہر طرح کے غلط مسائل میں لگاتے اور بچ نہیں کرتے جب دیکھا کہ اعلیٰ سے بلوس مائی کے ذریعہ اسلام کی نفرت اور جو ہیں تو عوام میں ممانعت پیدا کرنے پر جو ہیں نوی کو بلوس مائی سے تشبیہ دیدی۔ اگرچہ ان کی اس تشبیہ سے انسان کا پہنا ہوا قاعدہ نشان ہے لیکن اس کا خطرہ اسے جو کہتے ہیں کہ ایمان و یس کا ایمان ہی میرے سے نہیں ٹھکانے لگتا۔ چنانچہ اس طرح کی تشبیہات دینے میں کو سب خطرہ ہے۔ جس سے وہابی و یونیدی فسطائی جوت میں اور انہر کے است و ادراج ہو رہے ہیں۔

دھوکہ اور عجیب وغریب حکایت

یہاں اس تشبیہ میں لفظ بلوس سے انہر و دھوکہ ہوا ہے اور اس طرح کے دھوکہ بات میں پڑنا ان کی طبیعت اور ان جیسے ہمیشہ اس طرح کے دھوکوں میں پڑتے ہیں چنانچہ مشرعوں میں جب دلیل کاٹنی چلی ہے تو کسی دیہاتی کو کہیں بجا اتفاق کسی سے گاڑی کے متعلق

الوسفیان اور یہ مرد و حدیثیں پہلے بیان دی چکی ہیں ۔

سوال

تم تو قلعہ امام حسینؑ پر اور قلعہ کربلاؑ کے کہ وہ عورت اپنے امام کی کھریجات کا پابند رہے جسے تم نے تقریر فرمائی کہ اس سے قلعہ نہ رہے بلکہ جنتیہ ہو سکے کیونکہ تم نے تقریر فرمائی ہے اور حدیث مذکورہ مؤمنین علیہ وعلوہم کو مقیم بنانے کی کوشش کی ہے اور یہ غلط محض ہے اس لئے کہ حکم جنتیہ کا قلعہ درج تھا ہے کہ وہ کھلے اور ادھر بچتے رہے کہ اس وجہ سے ایجاب کا دروازہ بند نہ

جواب

اس امر کا اثر ہے کہ وہ اپنی بیوقوفی اور جہالت کا ثبوت دیتے ہیں اور ان کی سمجھ و ادراک میں جتنا ہے کہ یہ مرد ملہ میں امام صاحب کی تعظیم کے ساتھ نہیں خیال کے امتیاز کے قاعدہ و ضوابط کے معائنات ہیں جسے ان کے کلام اور مقتدر نے واضح فرمایا ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارے فقہ حنفی کے کتب میں امام صاحب کے اقوال کی تعظیم نہیں بلکہ ان کے امتیاز کے قاعدہ و ضوابط کا اظہار ہے ۔ اس سے وہ اپنی فادرسو ضبط میں زائل ہو گیا کہ تم خود جنتیہ ہو گئے اور جنتیہ میں جنتیہ ان جنتیہ میں کے اصول اور قواعد و ضوابط کے حلق و امباب کو دیکھ کر ہر شیا پیدا شدہ ملکہ کے لئے مسئلہ لال کو تھے ہمارے دست سے جو وہ ہم اہمیت کو تعظیم ہے جس سے تم خود ہم رہے اور انشاء اللہ تعالیٰ مسئلہ تک خود ہم رہو گے ۔

سوال

تم خود اپنے اصولی حکم سے ہوا اور کچھ اپنے اصول سے بچے ہوئے

استفسار کیا کہ مسجد یا گاہ کہ وہ کھلے رنگ کی ہوئی ہے اور ان کے سے دھواں نکلتا ہوئی استیشن پر پورے کی دیوائی یہ نقشہ جاکر استیشن پر پہنچا تو دیکھا کہ بالو سیاہ لباس میں ملبوس ، سرسٹ کے کش درکش لٹکا کر منہ سے خوب دھواں نکال رہا ہے ۔ وہ اپنی منہ سے کازمی سجور کے منہ پر سوار ہو گیا باوجود بیابان دینی کی کسب جوڑا ۔ ان کا کہنا کہ جب تم غٹ کے پیچے پہلے وصول کر چکی ہے اس پر پہنچا جاتی کیوں ہے ۔ اگر استیشن کے علاوہ اس بابو کی جانی نہ تھی تو دیکھتا کہ بابو کی جان لے کر حضورؐ کا جیسے اس دیوائی کو سیاہ لباس اور سرسٹ کے دھواں سے دھو کر دے دیا ویسے ہی ان کی ذمیت کہ پڑ گئی اور اپنے نبی علیہ السلام کی حست کی کی تحریک سے اہول شریعہ کا پاس نہ رکھ سکے ۔

سوال

تو کہ اصول شرعیہ کیا ہے نزد کس طرف چار ہیں ۔ کتاب ، سنت ، اجماع ، قیاس ۔ چار سے جلوس کو ان چاروں اصولوں سے دو کا ہیں واسطہ نہیں ۔

جواب

مشہور ہے کہ جب خدا خلق کرتا ہے تو نہایت ہی عاقل ہے ۔ کچھ بھی مثال دیا ہو جس پر بھی صادق آتی ہے اس لئے کہ جلوس ہر ایک اس کے قاعدہ میں داخل ہے ۔ جبکہ ہم سب گذشتہ اوراق میں ثابت کر رہے ہیں کہ جلوس سے مقصود اظہار و مسرت براۓ ولادت و مدینے صلی اللہ علیہ وسلم اور نہایت لذت ہے جلوس نکالنا اظہار و مسرت و شوق و محبت ہے خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور دونوں باتوں کا حدیث سے ثابت ہے ۔ پہلا امر اور سرسٹ بولیب نکالی ازہا بیت

ہم دلائل استدلال صرف کتاب و سنت سے پڑتا ہے اجماع و قیاس سے کافر
 ہمارا خانہ ساز ہے۔ پھر اس پر کتنے عہدیں ہو کر چلے گئے ہیں اور یہ کہ جواب
 یہ بھی دیتے ہو کہ چیز تکہ دیگر تمام ارباب باطل اپنے عقائد کو کی یا دین یا کسی
 اپنے لیڈر کے لئے چلے گئے ہیں غلطیوں میں غلطیوں میں چلے گئے ہیں
 اس سے معلوم ہو گا کہ تمہارا آئینہ یا پتھر ان اصول میں ہے وہ ہے غلو کا
 دیکھا دیکھیں حالانکہ قرآن کی دیکھا دیکھیں سے عمل کرنا ان کے پاس اولاد وہ
 کفر تک پہنچا رہا ہے

جواب

پتہ تو جلالاً انجانب وہی ہیں کہ ہمیں اس اسلام نے جس کا ریلوے مارچ وہ
 ہم اجماع و قیاس کے منکر تھے اور آپ بھی آپ کو خارجیت کہہ کر ہٹا دینے
 کی وراثت مہارک اور جلال بنی دیکھا دیکھیں پتہ نہیں ہو کہ قیاس و حدیث
 کی چٹکاری کا شعلہ ہے جو حدیث پر ہیما نصیب ہوا اور ہم اسناد کا کرتے ہو کہ حدیث
 تمہیں نصیب ہو یہ نصیب ہو۔ کج نصیب ہونا نصیب اپنی اپنی

خاتمہ

حضور مکی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کے متعلق تمام مسائل
 مختصراً لکھا گیا ہے تاکہ یاد رکھنا ضروری ہے وہ یہ کہ آپ کے نفسا علیہ السلام
 جتنا اور جیسے اور جس طبع سے کئے جائیں کلام و سبب و انتہا ہے بلکہ شان کی جگہ
 وطن ہے جہاں جو رہا ہے کہ کرام الہیہ والہ یسئلون عبادہ خذوا فیہ الذلیلین
 لئلا یتعلیٰ انبیاء و مرسلین کا ذکر عبادت اور نیکوں کا ذکر نہ ہو بلکہ کافروں سے

قال الشيخ حديث حسن لغیرہ رواہ اللہ علیہ فی مسند الفریس
 عن حازم بن اسلم عن قتاد بن انیس عن اجماع القاضی عن حماد بن عمار
 عن حماد بن عمار عن قتاد بن انیس عن اجماع القاضی عن حماد بن عمار
 عن حماد بن عمار عن قتاد بن انیس عن اجماع القاضی عن حماد بن عمار

ازالہ توہم

یہ صرف بدگمانی پر مبنی ہے کہ حضور علیہ السلام کی تعریف و تہنیت میں
 شرکت نہ کیا جاسکے۔ یہ ایک ہم فاسد و فاسد کا سہارہ ہے اور نہ ہمارے کہ
 ہم سب قائل ہیں کہ مسلمان خدا پرست کوئی تعریف و تہنیت نہیں کر سکتا
 علاوہ ان میں ظاہر و باطن میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تعریف و تہنیت
 صلی اللہ علیہ وسلم کو غلط نہ ہو بلکہ جو کچھ ہو سکے۔ بہت کم جگہ۔ اور آپ کی ذات
 اقدس کے متعلق ادب و تحریف کی جتنی باتیں نکالی جائیں اس سے گراں
 نہ ہے۔ چنانچہ مسلمانانہ طور پر ایمان مالک و دشمن اللہ کے چند نعمات عالم
 ہونا کہ انہوں نے ادا کیا۔ عطا کیا ہیں ان کے لئے طریقے نکالے۔ ان پر آج تک
 بدعتی ہونے کا فتویٰ نہیں لکھا بلکہ تمام امت نے ان کی ایسے آداب پر توفیق
 دے دی ہے۔

عبداللہ بن عبد اللہ کے شریک ایمان مالک کا دستور تھا کہ جب حضور
 علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حدیث پڑ جائے تو کہتے تھے کہ حضور نے کتنا عظیم و بزرگ
 کیا۔ اور حضور سے کہتے تھے کہ پھر حادیث پڑ جائے۔ اس پر تمام
 کے متعلق آپ سے مجال بیان تو کتب یا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث
 ہے۔ اگرچہ اسے کہہ دیا کہ لوگ ایمان مالک کے پاس حاضر ہوتے تو ان کی

ان کی طرف جاتی اور ان سے کہتی کہ شیخ امام مالک قسم دے میں حدیث
سنبھلے گا اور وہ سر پہ باس مل فقہی پوچھتے ہیں۔ اگر وہ جواب دیتے کہ میں
پوچھتے ہیں آپ فوراً ہر شریف لائے اور اگر وہ نہ کہتے کہ حدیث پاک
کے سننے آئے ہیں تو آپ منہ لٹا دیں داخل ہوئے۔ غسل فرما کے خوشبو
لگاتے اور منہ پر پھینکتے اور جب بیٹھتے اور عامہ ہاٹھ لے کر اور اپنے سر
پر چادرا ڈھکتے اور آپ کے ٹھنڈے پھچا پھچا تو مہر قرشہ یعنی لا تھارا
اس پر بیٹھتے۔ اس حالت میں کہ آپ پر خوشبو ملاوی ہوتا اور حدیث پاک
سے فوائد تک خوشبو کی دھوئی دیتے رہتے۔ ہر طرف کے قریبی روایت
سچے کہ آپ اس محنت پر بغیر بیان حدیث کے قرشہ لیں نہ رکھتے۔ ابانی لگا
تے کہا کہ اس بارہ میں امام مالک سے بات چیت کی تھی۔ منہ دیا کہ مجھے دیکھند
ہے کہ میں حضور کی حدیث کی تعلیم کروں اور پاک قرشہ ہونے کا کین دانا ہے
حدیث بیان کروں۔ ابانی اسی نے فرمایا کہ امام مالک راستہ میں یا کھڑے
ہو کر یا چل کر میں حدیث بیان کرنے کو مکرہ جانتے تھے۔

چنانچہ ابن ابی شیبہ نے امام مالک سے حدیث پوچھی اس حالت میں کہ وہ
کھڑے تھے تو امام مالک نے اس کو ٹپس کر کے لگاتے پھر اس پر شفقت کی
اور اس کو نہیں حدیث سنائی تو ہشام نے کہا کہ مجھ پر بات نہ ہونے لگی۔ مجھ
کو نہ زیادہ لگائے اور حدیثیں زیادہ نہ لگاتے

صفیہ بنت سجاد سے روایت ہے کہ فرمایا کہ ابو سعید خدری سے سر کے اگلے حصہ
دینا بالوں کا کچی تھا جس پر بیٹھتے اور اسے لٹکا دیتے تو یہ ایک بیٹہ ان
سے کہتا تھا کہ اسے منہ دے کہیں نہیں منہ دیا میں ان بالوں کو نہ ہر شریف
جن کو حضور علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے مس کیا اور شریف ابن عمر کو دیکھا کہ

میں سر و دل کی فحشست نکال لی پر ہاتھ رکھ کر اپنے ہنر برحق اس نظام
مالک مدینہ منورہ میں جا کر پورے پورے ہونے اور فراتے میں الدرس فرماتا
ہوئی اس بہت ہیں کہ اس پاک تخی کو اپنی سواوی کے کھروں سے روئے دل میں
مٹی میں حضور وام فرما پس ابو عبد الرحمن مسلمی نے احمد بن حنبل سے حکایت
بیان کی (جو بہترین غازی اور بہترین شیعہ انداز تھے) انہوں نے کہ آیا میں
نے اس شخص کو کہاں کو کبھی بلے وغیرہ لکھ لکھا یا جب سے مجھے یہ خبر پہنچی
ہے کہ حضور نے اس کہاں کو اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔ امام مالک نے اس شخص کے
مختلف فتویٰ دیا جس نے حدیث شریف کی تھی کہ روئی کہا کہ اسے میں کوڑے
لگائے جائیں اور اس کے قبہ کرنے کا حکم دیا۔ اور حکایت بیان کی تھی ہے
کہ جبہ شافعی نے حضرت عثمان سے حضور کا عمامہ اور ٹھنڈے ہونے کو روئے
لٹکا کر لوگوں کی تعظیم میں تو انہی نے ادائیگی وجہ سے اسے گھٹنے میں آخر
عامر بن ابی امیہ اس نے گھٹنے کاٹ ڈالا اور ایک سال سے پہلے بیٹے مر کیا
ان روایات کو غور سے پڑھئے کہ انہوں نے ادب نبوی میں ہر طریقہ
نکالے وہ کس آیت میں دیکھا یا کس حدیث میں حدیث لکھی گیا ہے کہ گویا
میں یوں کر یہ کرو اور نہ کرو۔

چادر لکھتے کہ یہ عرف امام مالک یا عرف ائمہ مذکور تک محدود نہیں
بلکہ اسلاف میں ہر ایک کا یہی طریقہ رہا ہے

پھر لطف یہ ہے کہ علی کریم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و شرف
کی حد بندی کا سلسلہ بھی منقطع کر دیا ہے۔ چھ کوئی اس اپنے نبی پاک شرف و مالک
صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نہیں مانتا پھر اس کے لائق ہے کہ جتنا حد و شرف
صلی اللہ علیہ وسلم کے جائز ہے بلکہ اس بارہ میں دلیل کے دے دیے ہونے والا ہے

اور یہ نصیب ہے۔ چنانچہ امام فخرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصانیف میں اس موضوع پر
نوٹ لکھ دیے ہیں کہ یہ ہے۔ فقیر نے اپنی تفسیر اویسی میں اسے نقل کر دیا ہے۔
علامہ کلام پیسے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مشدک کا وہیم کس
تہا سے دفع میں ہو گا ورنہ میں تو وہیم پور میری تہس سرہ سے قات و جانی فرما دیا
ہے کہ

دفع ما اوجرتك انصا ائی فی بندہ

و ا ح ك ه - ما شنت

اردہ ہی آپ کے متعین کس بدعت کا خیال کیا جا سکتا ہے۔ عرف نگذیر فی ہر فرق
لوگوں کا کام ہے کہ ہر بات پر طرز و بدعت کا فخر کی گاتے پھرتے ہیں۔ اس مولانا
پر فقیر کی تعینت انصاف عن لہذا کا ملاحظہ کیجئے۔

اس رسالہ کو میرا غم کر کے عرض کرتا ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خلیفہ علیہ السلام
ان ذل الیوم و علی آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاۃ و اہل بیتہ صلی علیہم

الغیر القادری بوالصانع محمد بن فیض احمدی اویسی رضوی غفرلہ

در محلہ بشت چاہ جہ اولیسیہ رضویہ بہار پور

۸ ربیع الثانی ۱۳۹۴ھ بروز ایمان النور ذی و شنبہ مبارک

